

# MY POSSESSIVE MAFIA

## BARBIE BOO

### EPISODE NO 2 TO 5

تم مجھ سے کیوں ڈر رہی ہوں آخر؟ دیکھوں میں جانتا ہوں کے تمہیں مجھ سے ڈر لگ رہا ہے لیکن اب اتنا بھی مت ڈرو۔ ہماری شادی ہوئی ہے۔ اب ہم ایک نئی رشتے میں بندھ چکے ہیں۔ تم سمجھ رہی ہونا میری بات پیاری روبی

ویسے ان تین سالوں بعد تمہیں اس طرح اپنے پاس دیکھ کے بہت اچھا لگ رہا ہے۔ تم نے مس تو کیا ہو گا مجھے؟

لیو روبی کے قریب ہوتے اس کے کان میں سرگوشی کر رہا تھا۔ روبی کا دل بے ترتیب دھڑک رہا تھا اس کا حلق خشک ہو چکا تھا۔ لیو کی گرم سانسیں اسے اپنی گردن پہ محسوس ہو رہی تھی۔

مجھے نیند آرہی ہے میں بہت تھک گئی ہوں میں سوناچاہتی ہوں۔

وہ نیند کا بہانہ بناتی خود پہ کمبل اوڑھنے لگی۔

لیکن مجھے نیند نہیں آرہی۔

وہ کمبل کو کھینچتے دور کرتے ہوئے بولا۔

کیا تم شرمسار ہی ہو؟

لیو کے لہجے میں شرارت جھلک رہی تھی۔

تم مجھے پسند نہیں ہوں اور نہ ہی میں یہ شادی کرنا چاہتی تھی۔ یہ زبردستی کی شادی ہے۔ اور بہتر ہے کہ تم مجھ سے دور ہو تو۔ بالکل ویسے ہی جیسے ان تین سالوں میں تم کبھی نظر نہیں ہے۔

روبی کی باتوں سے شکوے جھلک رہے تھے۔ اس کی بات سن کر لیو کے چہرے پہ سنجیدگی در آئی تھی وہ روبی کو دیکھنے لگا۔

کیا میں نے تم سے پوچھا کہ میں تمہیں پسند ہوں یا نہیں کیا میں نے تم سے یہ پوچھا کہ یہ شادی تمہاری مرضی ہوئی یا نہیں تو جو بات میں نہ پوچھو وہ تم مجھے بتا نہیں سکتی اور نہ دوبارہ یہ سب کچھ کرنے کی کوشش کرنا میں جانتا ہوں تم ابھی کچھ نہیں جانتی اس بارے میں کہ کیسے رہنے کیا کرنا ہے کیا نہیں کرنا تو فکر نہیں کرو تمہیں سب سکھا دوں گا ایک بات اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ یہاں میری مرضی چلتی ہے یہ لیو کا مینشن ہے اور اب تم لیو کی بیوی ہو اس لئے اب تمہیں صرف اور صرف میری بات ماننی پڑے گی میری مرضی ہی تمہاری مرضی ہوگی اب سے میری پسندیدہ تمہاری پسند ہوگی۔

میں جانتا ہوں بہت پیاری لڑکی ہو تم بہت جلدی سب کچھ سیکھ جاؤں گی سمجھ رہی ہو نا میری بات؟

لیو روبی کے گال پہ ہلکے سے ہاتھ پھیرتے محبت سے کہہ رہا تھا جب کہ اس کے چہرے پہ سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔

روبی کے حلق میں ہی آواز پھنس گئی۔ وہ بس لیو کو ایک نظر دیکھ کے رہ گئی۔ وہ جانتی تھی کہ کچھ ایسا ہی ہونے والا ہے۔

لیکن اتنی جلدی یہ سب ہو گا اسے اندازہ نہیں تھا کہ شادی کی پہلی رات ہی لیو اسے یہ سب کہے گا اسے دل ہی دل میں برا لگا تھا لیکن وہ لب سکیرٹ کے رہ گئی۔

چلو اب بتاؤ مجھے کہ تین سالوں میں تم نے مجھے مس کیا اور کتنا مس کیا؟ میں جانتا ہوں کہ تم نے مجھے یار تو بہت کیا ہو گا آخر کار ہم اتنے اچھے دوست رہے تھے۔

لیو روبی کی گود میں سر رکھتے اس کے ایک ہاتھ کو اپنے گال پر رکھتے اور دوسرے ہاتھ کو اپنے سینے پر رکھتے محبت سے کہنے لگا۔

روبی کچھ نہ بولی۔

میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں جواب دو مجھے۔

لیونے روبی کے چہرے پہ نظر رکھتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا اس کے لہجے کی سختی روبی کو محسوس ہوئی تھی۔

نہیں میں نے بالکل بھی مس نہیں کیا۔

اس نے صاف صاف جھوٹ بولا۔ لیونے اپنی ہنسی دانتوں تلے دباہی تھی وہ جانتا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے۔

اوہو یہ تو بہت برا ہوا۔ تم نے تو یہ بہت بڑی گستاخی کی ہے اور اب تمہیں سزا ملے گی بہت بڑی سزا کیونکہ تم نے لیو کو یعنی اپنے ہونے والے شوہر کو پورے تین سال تک یاد نہیں کیا۔

وہ اٹھ کے سیدھا ہو بیٹھا اور مصنوعی غصے سے کہنے لگا۔

کیا مطلب کیسی سزا میں کچھ سمجھی نہیں۔

وہ ڈرتے ہوئے بولی لیونے ہنسی دانتوں تلے دبائی تھی اور اسے بھی بھی  
مصنوعی غصے سے دیکھ رہا تھا۔

فکر نہیں کرو میری پیاری بیوی تمہیں ابھی سمجھ آ جائے گا اب تمہیں سزا ملے  
گی نا۔

تم ایسا کیسے کر سکتے ہو؟

وہ تقریباً روتے ہوئے بولی تھی۔

نو نو تم نہیں آپ مجھے آپ کہہ کے پکارو۔ میں تمہارا شوہر ہوں اور ویسے بھی  
تم مجھ سے تین سال چھوٹی ہوں اس لیے آپ کہہ کے پکارا کرو یہ دوسری  
غلطی ہے جو تم نے کی ہے اب اس کی بھی سزا ملے گی۔

لیو روبی کے قریب ہوتے اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے سرگوشی کے عالم  
میں کہہ رہا تھا۔ جبکہ روبی کی سانسیں تیز ہونے لگی تھی۔ اسے اپنے جسم میں

کیکیپاٹ سے محسوس ہو رہی تھی اور لیویہ سب نوٹ کر رہا تھا اور لطف اٹھا رہا تھا۔

آخر کیوں ڈر رہی ہو تم؟ اگر کسی کو پتہ چلا کہ لیو کی بیوی اتنی ڈر پوک ہے تو بہت مذاق اڑائیں گے۔

وہ روبی کے گال پہ ہلکے سے بائٹ کرتے شرارت بھرے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

میں اس سب کے لیے تیار نہیں ہوں پلینز مجھ سے دور رہیں۔

وہ رونے لگی۔ لیو کو روبی کا جسم کانپتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ اس سے دور ہوا۔

اسے روتا دیکھ کے لیو کے چہرے پہ پریشانی چھائی تھی وہ فکر مند ہوا تھا۔ اسکے سر پہ نرمی سے ہاتھ پھیرتے وہ محبت سے کہنے لگا۔ روبی اسے دیکھنے لگی اسکے لہجے میں نرمی و محبت محسوس کر کے وہ چپ ہو گئی۔

گڈ گرل! تم سونا چاہتی ہو تو ٹھیک ہے سو جاؤ، صبح بات کر لیں گے ہم۔  
تمہیں سب سمجھا دوں گا میں۔

وہ روبی پہ کمبل ڈالتے ہوئے بولا۔ وہ آرام سے لیٹ گئی اور اپنا چہرہ بھی کمبل  
میں چھپا لیا۔ لیو کے لبوں پہ مسکان ابھری تھی۔ وہ اسکے برابر میں لیٹ گیا۔  
اپنا رخ دوسری طرف کرتے وہ چپ چاپ سو گیا۔

\*\*\*\*\*

صبح اسکی آنکھ کھلی تو خود کو کسی کے مضبوط حصار میں پا کے وہ چونکتے ہوئے  
دیکھنے لگی۔

لیو گہری نیند میں روبی کو مضبوطی سے اپنے سینے میں دپوچے سویا ہوا تھا۔ روبی  
نے لیو کی طرف منہ کا رخ کیا اور اسے دیکھنے لگی۔

وہ سوتے ہوئے بھی چہرے پہ سنجیدگی سجائے ہوئے تھا۔



وہ کافی پرکشش شخصیت رکھتا تھا۔ وہ اسکے چہرے کے نقوش کو غور سے دیکھنے لگی۔

دھیرے سے اسکے گال پہ انگلی رکھی اور ہٹالی۔

روبی کے خوبصورت لبوں پہ مسکراہٹ ابھری تھی اسکے اپنا اوپر والا لب دانتوں تلے دبایا کہ کہیں وہ جاگ نہ جائے۔

ہلکے سے لیو کے ایک ایک نقش پہ اپنی شہادت کی انگلی پھیرنے لگی۔

لیو کو اپنے چہرے پہ کچھ نرم سا حرکت کرتا محسوس ہو رہا تھا پر وہ نیند میں ڈوبا رہا۔

کیا لیو مجھ سے پیار کرتا ہے؟ شاید نہیں مجھے یقین ہے کہ اس نے بھی یہ شادی صرف اور صرف دو خاندانوں کی روایت برقرار رکھنے کے لیے کی ہے مطلب سمجھوتہ ہوا یہ تو۔ کیا ہم اپنی ساری زندگی ایسے ہی گزار دیں گے؟

مجھے لگا تھا کہ اٹھارہ سال کی ہونے کے بعد میں آزاد ہو جاؤں گی۔ یہ دولت یہ شہرت اور یہ انکا مافیا ہونا یہ سب نہیں پسند مجھے، میں اس سب سے دور جانا چاہتی تھی لیکن اب ہمیشہ کے لیے اس مینشن ہاؤس میں قید ہو گئی ہوں۔

وہ لیو کی گردن پہ اپنا ہاتھ رکھے اپنا سرا سکہ سر سے ٹکائے سوچے جارہی تھی۔

میں تم سے نفرت کرتی ہوں لیو، تمہارے ساتھ رہنا میری مجبوری ہے۔ میں جانتی ہوں کہ اگر میں نے بھاگنے کی کوشش کی تو تمہارا خاندان میری فیملی کو جان سے مار ڈالے گا۔ پر میں کوئی نہ کوئی راستہ نکال لوں گی یہاں سے اور تم سے دور جانے کا۔

روبی نے اٹھنے کی کوشش کی پر لیو کا مضبوط بازو ابھی بھی اسکی کمر کو اپنی گرفت میں لیے ہوئے تھا۔ وہ ایک سرد آہ بھر کے رہ گئی۔

!گڈ مارنگ میری پیاری بیوی

لیونے اسے مزید خود میں بھینچتے ہوئے خمار آلود آواز میں اسکے کان میں  
سرگوشی کی۔

!گڈ مارنگ

روبی نے سپاٹ سے انداز میں کہا اور خود کو اسکے حصار سے آزاد کرنے کی تگ  
ودو کرنے لگی۔

تو میری پیاری بیوی میرے جاگنے کا انتظار کر رہی تھی۔

وہ روبی کے گال پہ اپنی بیس زرب کرتے ہوئے کہنے لگا۔ جبکہ وہ اسکے سینے پہ  
دونوں ہاتھ رکھے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

ابھی تو پورے چوبیس گھنٹے بھی نہیں ہوئے ہماری شادی کو اور تم سے ابھی  
سے دوریاں بڑھانا شروع کر دی ہیں۔ مجھے قریب رہنا پسند ہے بے حد  
قریب۔

وہ روبی کی آنکھوں میں جھانکتے معنی خیز انداز میں کہہ رہا تھا۔

وہ۔۔۔ مجھے بھوک لگ رہی ہے۔

وہ اپنے خشک ہوتے گلابی لبوں پہ زبان پھیرتے بولی۔

پیاس بھی لگ رہی ہے کیا؟

لیو شرارت بھرے لہجے میں کہتا اسکے سوکھتے ہونٹوں پہ اپنا انگوٹھا پھیرتے ہوئے بولا۔ روبی کی ہارٹ بیٹ تیز ہونے لگی جو کہ لیو کو صاف سنائی دے رہی تھی۔ اسکو گھبرا تا دیکھ کے لیو کو مزہ آ رہا تھا پر وہ صبح صبح اسے زیادہ تنگ نہیں کرنا چاہتا تھا اسی لیے دھیرے سے اس سے الگ ہوا اور بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کے اپنے دونوں بازو سینے پہ پھیلائے روبی کے چہرے کے اڑتے رنگ دیکھنے لگا۔

جاؤ تم شاہور لے لو پھر اکھٹے ناشتہ کریں گے۔

وہ ہلکے سے مسکراتے ہوئے بولا تو روبی بنا کچھ بولے بیڈ سے اترنے لگی۔

مجھے بلیو کلر پسند ہے۔ اسی رنگ کا سوٹ پہننا۔

لیونے کہا تو روبی کے چہرے پہ ناگواری چھائی تھی جو کہ لیونے نوٹ کیا تھا۔  
وہ باتھ روم چلی گئی۔

کتنی ناراض ہو تم مجھ سے پیاری لڑکی شاید نفرت کرنے لگی ہو مجھ سے۔ کاش  
میں تمہیں سب کچھ بتا پاتا۔

وہ سرد آہ بھرتے اپنی موند گیا۔

موبائل رنگ ہوا تو لیونے آنکھیں کھولی اور سائیڈ ٹیبیل پہ رکھے موبائل کو  
اٹھاتے دیکھنے لگا۔ اسی وقت روبی باتھ ٹاول لپیٹے باتھ روم سے نکلی اور ڈریسنگ  
روم میں چلی گئی بنا لیو کی طرف دیکھے۔

لیو بیڈ سے اتر ا اور تیزی ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا۔

میں کوئی ہیلپ کروں؟

اس سے پہلے کہ روبی ڈورلاک کرتی لیوڈریسنگ روم میں انٹر ہوتے ہوئے  
بولا۔

نہیں، کوئی ہیلپ نہیں چاہیئے۔ می۔۔۔ میں خود دیکھ لوں گی۔

اس طرح اچانک لیو کی اس حرکت پہ روبی کے چہرے کی ہوائیاں اڑی تھیں وہ  
گھبراتے ہوئے بولی جبکہ لیو سکون سے اس کے چہرے کا طواف کر رہا تھا۔

اتنا گھبرا کیوں رہی ہو؟ میں کوئی غیر تو نہیں ہوں تمہارا شوہر ہوں اور بتایا تھا نا  
میں نے کہ مجھے قریب رہنا پسند ہے۔ کیا تمہیں ایک بار بات سمجھ نہیں آتی؟  
یا مجھ سے لاڈ کر رہی ہو ہو نہہ؟

لیو پلیر!

وہ رونی شکل بناتے ہوئے بولی۔

ٹھیک ہے جارہا ہوں۔ اس سے پہلے کہ تم چلانا شروع کر دو۔

وہ ہنستے ہوئے ڈریسنگ روم سے باہر نکلتے ہاتھ روم چلا گیا۔

روبی کی انگلی ہوئی سانس بحال ہوئی تھی۔

وہ شاور لے کے باہر نکلا تو روبی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی خود کو سنوارنے میں مصروف تھی۔

لیو ہاتھ ٹاول پہنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے دھیرے سے چلتے ہوئے روبی کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا۔

تو تیار ہو رہی ہو بیگم صاحبہ۔ قد زیادہ چھوٹا نہیں تمہارا؟

وہ پیچھے سے اسکی کمر سے پیٹ پہ بازو لے جاتے ہوئے اسکے شانے پہ اتنی تھوڑی رکھتے روبی کے کان میں کہنے لگا۔

روبی مشکل سے لیو کے سینے تک آتی تھی اسکا قد واقعی کچھ چھوٹا تھا۔

میرا قد چھوٹا نہیں ہے آپ ہی کچھ زیادہ لمبے ہیں۔

وہ دبے دبے غصے سے بولی۔

تم نا بہت چڑچڑی ہو گئی ہو اور کافی غصہ بھی کرنے لگی ہو۔ مجھے یاد ہے پہلے تم کافی محبت سے بات کرتی تھی اور غصہ تو کبھی کیانی تھا تو پھر اب کیا ہو گیا آخر ایسا ہو نہ؟ یا پھر یہ خاص مہربانی صرف مجھ پہ کی جا رہی ہے؟

وہ روبرو کے پیٹ پہ اپنی بازوؤں کے حصار کو مضبوط بناتے اسکی گردن میں منہ دیے کہنے لگا۔

مجھے بھوک لگ رہی ہے۔ کیا کچھ کھانے کو نہیں ملے گا؟

وہ منہ بسورتے ہوئے کہنے لگی تو لیو مسکرانے لگا۔

سب سمجھ رہا ہوں میں مسز لیو۔



وہ روبی کا رخ اپنی طرف کرتے اسے اپنے حصار میں لیتے اسکے چہرے پہ جھکتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ روبی کی سانسیں تیز ہونے لگی تھیں وہ نظریں جھکائے کھڑی کپکپا رہی تھی۔

\*\*\*\*\*\_\*\*\*\*\*

آج کی رات تخیل بستہ ٹھنڈی برفانی تھی۔۔۔ باہر روئی کے مانند آسمان سے گرتی برف سیاہ رات کو سفیدی میں لپیٹ چکی تھی۔۔۔۔ ہر سو گہرا سناٹا چھایا ہوا تھا۔۔۔ رات کے بارہ بجھ رہے تھے۔۔۔ اسکی جان نے کچھ نہیں کھایا تھا تو وہ کیسے کچھ کھاتا اسی لیے وہ بھی بھوکا تھا۔

سوچتے سوچتے اسکی آنکھ کب لگی اسے پتہ نا چلا ایک تو کتنے دنوں سے سویا نہیں تھا اوپر سے قریب اسکی جان سوئی ہوئی تھی۔۔۔ جو اسکا سکون تھی تو کیسے نیند نہیں آتی۔۔۔۔ جب سکون قریب ہی تھا تو اندر کیسے بے سکونی ہوتی۔۔۔۔۔ کل وہ جتنا غصہ میں تھا۔۔۔ آج اسکے نسبت بے انتہا خوش تھا۔۔۔

کل وہ تھوڑا دور ہوئی تھی اور آج زندگی بھر کے لیے حاصل کر لیا تھا۔۔۔

نینا کو جب ہوش آیا تو وہ تھوڑا کسمسائی اور اپنی موندی آنکھوں کو ہاتھ سے  
مسلم کر نیند بھگانے لگی پھر خود کو روئی جیسے نرم گرم بستر پر پا کے مسکرائی  
۔۔۔ اسکا دماغ ابھی بیدار نہیں ہوا تھا۔۔۔ تبھی وہ خود کو شاید اپنے کمرے  
میں تصور کر رہی تھی۔۔۔

آہستہ سے خود پے پڑا کمبل ہٹا کر وہ اٹھ بیٹھی تو اس کے بال سنان کے چہرے سے  
سرکتے کمر پر بکھرے۔۔۔ پھر ایک بھر پورا انگڑائی لی اور منہ پر ہاتھ پھیرا  
۔۔۔

کمرے میں اندھیرا دیکھ وہ مسکرائی۔۔۔ دماغ ابھی بوجھل سا تھا۔۔۔  
لل۔۔۔ لگتا ہے۔۔۔ ابھی رات ہے۔۔۔ وہ بڑبڑاتی ہوئی واپس بیڈ پر گرنے  
کے انداز میں لیٹ گئی۔۔۔ مزاحیہ اتنا دے رہا تھا بیڈ۔۔۔ اچانک اس کے

ناک کے نتھنوں سے وہی اسکے دماغ میں رچی خوشبو ٹکرائی۔۔۔۔ وہ  
مسکرا دی۔۔۔۔ اسے لگا اسکی شرٹ سے خوشبو آرہی ہے۔۔۔۔  
اسنے آنکھیں بند کرتے بائیں جانب جہاں سے خوشبو آرہی تھی کروٹ بدلی  
سنان کی طرف۔۔۔ اور اپنے ناک سے مزید قریب ہوتی خوشبو اپنے اندر  
اتارنے لگی تھی کہ اچانک لگا جیسے کمرے کی لائٹ روشن ہوئی ہے۔۔۔۔  
اور اس اچانک لائٹ جلنے سے اسکے سارے حواس لوٹ چکے تھے۔۔۔ خوشبو  
کا سحر جیسے ٹوٹ چکا تھا۔۔۔۔

ڈرتے ڈرتے آنکھیں تھوڑی سی کھولی جیسے صرف پلکوں کو حرکت دی  
۔۔۔۔ مسکراہٹ لبوں سے غائب ہو چکی تھی۔۔۔۔ دماغ میں خطرے کی  
گھنٹیاں سی بجنے لگی۔۔۔۔

اسے لگا تھا لائٹ کا جلنا صرف اسکا وہم ہوگا۔۔۔ پر نہیں کالی گھنی پلکوں میں  
چھپی جب سرمئی آنکھوں سے روشنی ٹکرائی تو وہ بدحواس سی ہو گئی

۔۔۔ ایک دم اسنے پوری آنکھیں کھول دی۔۔۔ سامنے پڑے وجود کو دیکھ  
لمحے میں اسکا بدن ٹھنڈا پر گیا آنکھیں پتھر اسی گئی۔۔۔ گلابی رنگت میں  
زردی گھلنے لگی۔۔۔ بیڈ پر پڑے پڑے وہ کانپنے لگی۔۔۔ ہاتھ پاؤں کی  
لرزش اور تیز ہو گئی۔۔۔

اسنے سوئے ہوئے سنان سے اپنی خوفزدہ آنکھیں ہٹا کر کمرے پر ڈالی یہ دیکھ  
وہ اوسان باختہ ہو گئی۔۔۔ پنک جالیدار پردوں کے نیچ وہ بڑے سے روئی  
جیسے نرم بیڈ پر پڑی تھی۔۔۔ یہ تو کمرانا اسکا تھا نا ہی گھر میں کسی کا۔۔۔  
کک۔۔۔ کیا مم۔۔۔ مجھے کڈ نیپ کیا ہے۔۔۔ وہ بڑ بڑاتی۔۔۔  
نن۔۔۔ نہیں یہ خخ۔۔۔ خواب ہے۔۔۔ ابھی ٹوٹ ج۔۔۔ جائے گا۔۔۔ وہ  
سپینے میں نم اپنے وجود کو حرکت دیتی اٹھ بیٹھی اور اس خوفناک خواب کو  
توڑنے کے لیے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔ بغیر شرٹ کے اسکا کسرتی وجود

نمایا تھا۔۔۔۔۔ سانسیں لینے سے اسکا سفید سینہ اوپر نیچے ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ نینا کی بند  
ہوتی سانسوں کی طرح۔۔۔۔۔

دو آنسوؤں پلکوں کا بار توڑ کر گلابی گالوں پر بہہ نکلے۔۔۔۔۔ اسنے ڈرتے ڈرتے  
پیچھے کو کھسکتے جو خوشبو کے نشے میں بالکل پاس آگئی تھی۔۔۔۔۔ اپنا کان پتا ہاتھ  
بڑھایا۔۔۔۔۔ اسکی گھٹی سی ہچکی نکلی جب وہ خواب ناٹوٹا۔۔۔۔۔ وہ حقیقت میں  
تھا۔۔۔۔۔ اور وہ واپس اسکے قید میں۔۔۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔۔۔ وہ ایک دم چیختی بیڈ سے نیچے گری۔۔۔۔۔ اور تیز چیخنے لگی۔۔۔۔۔  
مم۔۔۔۔۔ مجھے ڈیڈ کلک۔۔۔۔۔ کے پاس جانا ہے۔۔۔۔۔ وہ کہتی خود کو بیڈ کے الجھے  
پردے سے آزاد کراتی روتی سسکتی لرزتی ٹانگوں سے دروازے کی سمیت  
بھاگی۔۔۔۔۔

جب سنان کی بھوری سرد سی مسکراتی آنکھیں کھلی۔۔۔۔ وہ تو اس کے کسمانے پر ہی اٹھ گیا تھا۔۔۔۔ اور اس کی ہر حرکت کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ اس کا قریب آنا اور حواس بحال ہونے پر پیچھے جانا۔۔۔۔ اس کا خواب سمجھ کر چھوٹا۔۔۔۔ شاید مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔ اس کی حالت پر مسکراتا بٹن دبا یا تو بیڈ سے پردے اوپر ہو گئے اور اس کی چھت کی شکل اختیار کر گئے۔۔۔۔ اس نے کہنی تکیے پر رکھ کر اس کے ہاتھ پر اپنا سر رکھا اور کروٹ اس کے طرف بدلی۔۔۔۔ اب وہ سکون سے اس کی ساری کارکردگی دیکھنے لگا۔۔۔۔ بہت دلچسپی سے۔۔۔۔ کالے لمبے بال بکھرے کمر پر پڑے لہرا رہے تھے۔۔۔۔ بغیر دوپٹے کے اس کی طرف پشت کیے دونوں ہاتھوں سے دروازہ پیٹ رہی تھی۔۔۔۔

جہاں وہ اپنی پوری کوشش لگاتی لاک دروازے کو کھولنے کی کوشش کرتی روتے ہوئے ڈیڈ کو پکار رہی تھی۔۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔ پلیز مجھے بب۔۔۔ بچالیں۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ مجھے مارے گا۔۔۔  
پلیز۔۔۔ بڑے بب۔۔۔ بھیا۔۔۔ ایک ایک کر کے سب کو مدد کے لیے  
بلانے لگی پر کوئی ہوتا تو آتا۔۔۔۔

کوئی ہے؟۔۔۔ تھک کر وہ پکارنے لگی۔۔۔ پر اس بار بھی کوئی نا آیا۔۔۔ تو  
روتے ہوئے دروازے پر اپنا سر ٹکا گئی۔۔۔۔  
اسکا بدن ہچکیوں کی زد میں تھا۔۔۔

ا۔۔۔ اب وہ مجھے نہیں چھوڑے گا۔۔۔ پھر سے مم۔۔۔ مارے گا اور۔۔۔ کوئی  
نہیں بچائے گا۔۔۔ میں چھپ سکتی ہوں۔۔۔ ہاں میں اس کے  
ا۔۔۔ اٹھنے سے پہلے چھپ جاؤنگی۔۔۔۔ اچانک روتے ہوئے اس کے دماغ  
میں چھپنے کا خیال آیا۔۔۔ جس پر اس نے فوراً عمل کرنے کا سوچا۔۔۔ شاید  
اس سے وہ بچ جائے۔۔۔۔ اور پھر صبح ہوتے ہی میں بھاگ

--- جائو نگى واپس --- ڈیڈ کے پاس --- پھ --- پھر سب کو بتائو نگى  
--- وہ خوف سے اتنا تیز بڑبڑا رہی تھی کہ سنان واضح سن رہا تھا۔۔۔۔۔  
اسکے واپس بھاگنے کی بات پر اسکا دماغ گھوما۔۔۔۔۔ جو اتنی دیر چپ چاپ دیکھ  
رہا تھا سارا غصہ واپس دلا گئی۔۔۔۔۔ تم ایسے نہیں سدھرنے والی۔۔۔۔۔ وہ اٹھا  
اور جو آہستہ آہستہ بغیر اسکی طرف دیکھے دیوار سے چپکتی ڈریسنگ روم کی  
طرف جارہی تھی۔۔۔۔۔

رکو۔۔۔۔۔ اچانک اسکی دھاڑ پر کانوں کو ہاتھ رکھتی چیختی۔۔۔۔۔ اور ہاتھ پیر کسی  
پاگل کی طرح مارتی دیوار سے جا لگی۔۔۔۔۔ مسلسل زور زور سے نانا کرنے  
لگی۔۔۔۔۔ آنکھیں میچے۔۔۔۔۔

بغیر دوپٹے کے اسکا وجود پورا پسینے سے بھیگا تھا۔۔۔۔۔ چہرہ سرخ آنسوؤں سے تر  
تھا۔۔۔۔۔



جب سنان اسکے سر پر پہنچ کر بالوں کو مٹھی میں جکڑا۔۔۔۔۔ وہ کراہ کر چیخی

۔۔۔۔۔ آہہ۔۔۔۔۔ جب اسکا چہرہ بالوں سے پکڑ کر اسنے اوپر کیا۔۔۔۔۔

بتاؤ کیوں گئی تھی وہاں سے؟؟۔۔۔ وہ بھوری سرخ آنکھوں سے اسکے مٹھی

میں جکڑے بالوں کو جھٹکا دے کر منہ پر دھاڑا۔۔۔۔۔

وہ اپنے بالوں کو ہاتھوں سے آزاد کرانے کی کوشش کرتی۔۔۔۔۔ زور سے

چیخی۔۔۔۔۔ جاؤنگی پھر جاؤنگی۔۔۔۔۔ پتا نہیں یہ لفظ کیسے اسکے منہ پر آگئے پر

ایک دم چپ کرتے کسی خوفزدہ سہمے بچے کی طرح لرزتی آنسوؤں بہاتی اسکی

شولا ٹپکتی آنکھوں میں اپنی ناچتی موت کو دیکھنے لگی۔۔۔

کیوں۔۔۔۔۔ اسکے بالوں کو چھوڑ کر گلے سے پکڑا اور اسے دیوار سے لگائے منہ

پر غرایا۔۔۔۔۔ نینا کی آنکھیں جو پہلے سے ہی پھٹی ہوئی تھی اسکے گلے سے

پکڑنے پر سرخ ہو گئی اور منہ سے خوفناک چیخ نکلی اسے لگا وہ اسے اب مار دیگا

۔۔۔

اسکی وحشت سے اسکا سار ابدن خود کا بوجھ اٹھانے سے انکاری ہو گیا  
 -- مسلسل لرزش سے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوتے سن ہو گئے -- اسے ایسا  
 محسوس ہوا جیسے جسم کا کوئی حصہ نہیں تھا -- دل کی دھڑکنوں کا شور اتنا تیز  
 تھا کہ اسے لگا سارے کمرے میں گونج رہی ہیں ----

گردن پر سنان کی پکڑ سخت نا ہونے کی وجہ سے وہ کسی درخت کی کٹی ہوئی ٹہنی  
 کی طرح جھول کر اسکے بازوؤں میں گری ----

سنان بوکھلا گیا اسکے ٹھنڈے تیخ بدن کو اچانک لڑکھ کر گرنے پر اپنے بازوؤں  
 میں سیدھا کیا تو موندیں آنکھوں سے آنسوؤں بہاتی بڑبڑا رہی تھی ----  
 ننن -- نہیں جائو گی -- کک -- ک -- کبھی ن -- نہیں جائو گی ----

ہڑبڑا کر اسے اپنے بازوؤں میں اٹھائے بیڈ پر ڈالا -- اور خود قریب بیٹھ کر  
 اسکے خم بے ہوش وجود کو ہلانے لگا -- -- نینا -- نینا میری جان کیا ہوا

۔۔۔ وہ اس پر جھک کر اسے چہرے پر ہاتھ پھیر کر بولا۔۔۔ اسکی خود کی  
سانسیں جیسے تھم رہی تھی۔۔۔

اففف یہ کیا ہو گیا مجھ سے۔۔۔ آئی ایم سوری نینا۔۔۔ سو سوری۔۔۔  
اسکے دونوں تخی بستہ ٹھنڈے ہاتھوں کو اپنے گرم ہاتھوں میں لیکر انہیں  
رگڑنے لگا۔۔۔ پھر پائوں کو رگڑا۔۔۔ وہ پہلی بار بے انتہائی شرمندگی  
محسوس کر رہا تھا۔۔۔ جب وہ بڑبڑائی۔۔۔ مم۔۔۔ میری سانسیں  
۔۔۔ شاید اسکی سانسیں سینے میں اٹک رہی تھیں۔۔۔

ک۔۔ کیا ہو اسانسیوں کو۔۔۔

جھٹکے سے اسے اپنے سینے سے لگائے۔۔۔ گھبراہٹ سے پوچھا۔۔۔

مجھے معاف کر دو۔۔۔

وہ لمبی لمبی سانسیں لینے لگی۔۔۔ اسکی سانسیں بند ہونے کو ہوئی۔۔۔

وہ خوف سے رونے لگی۔۔۔۔۔م۔۔۔میری سس۔۔سانسیں  
ن۔۔۔نہ۔۔وہ مزید بول ناپائی۔۔اور اسکی باہوں میں گہرے سانس لینے  
لگی۔۔۔۔۔

رات کے بارہ بجے اسکی اچانک بگڑتی حالت اسے پاگل بنا رہی تھی۔۔۔۔۔دل  
کر رہا تھا خود کو فنا کر دے۔۔۔۔۔اسکی مدہم بڑبڑاہٹ پر اسے بیڈ پر لیٹایا اور  
دونوں ٹھنڈے ہاتھوں کو اپنے گرم ہاتھوں میں لیے۔۔۔۔۔  
بغیر وقت لیے ایک گہرا سانس بھر کر اسے مصنوعی سانس دینے کے لیے اس  
پر جھکا۔۔۔۔۔

ابھی کچھ دیر ہی ہوئی تھی جب نینا نے اپنی بڑی آنکھیں پوری کھولی۔۔۔۔۔  
سنان کو خود پر جھکا دیکھ اور اسکی سانسوں کو خود میں اترتی محسوس کرتی وہ خوف  
سے بوکھلائی۔۔۔۔۔



---- شاید زندگی میں پہلی بار اسے اتنا غصہ آیا تھا سنان پہ کہ دل کر رہا تھا  
پتھروں سے مارے۔۔۔۔

کچھ دیر پہلے اسے لگا تھا وہ اب نہیں بچے گی۔۔۔ اسنے اسے مار ہی تو دیا تھا  
۔۔۔۔ پر نہیں وہ مرنے بھی نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔

کابنتی ٹانگوں لیے روتے واپس دروازے کی سمیت گئی۔۔۔۔ اور پھر سے  
اسے بیٹنے لگی۔۔۔۔ سنان ایک گہرا سانس لیے مڑا۔۔۔۔ وہ اسکی معافی کو  
نظر انداز کر گئی تھی اور اب بھی جانے کی واپس ضد کرنے لگی تھی۔۔۔۔

بہت ضدی ہو۔۔۔۔ بڑبڑاتا ہوا بیڈ سے اتر اور اسکی طرف قدم اٹھائے  
۔۔۔۔ نینا قدموں کی چاپ سنتی مڑی۔۔۔۔ اور سنان کو اپنی طرف آتے  
دیکھ۔۔۔۔ واپس چیختے ہاتھ پیر مارنے لگی۔۔۔۔

نن۔۔۔ نہیں رہنا مم۔۔۔ مجھے یہاں۔۔۔۔ وہ زور سے دھاڑی۔۔۔۔  
جس پر وہ مسکرا دیا۔۔۔۔ اور؟؟؟ پوچھتا ایک ہاتھ سے۔۔۔۔ دونوں ہاتھوں

سے خونخوار شیرنی بنی اس پر جھپٹی اسکے دونوں ہاتھ پکڑے اور دوسرا اسکی  
کمر میں ڈالکر اسے اپنے کندھے پر ڈالا۔۔۔۔۔

لگتا ہے دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے بے بی۔۔۔۔۔ کہتا آگے اسکی لاتوں  
پیچھے اسکی مکوں کی پروہ کیے بغیر بیڈ کی طرف اسکی سائیڈ پر آیا اور اسے بیڈ پر  
ڈالا جو اسے مارنے کو جھپٹنے لگی تھی۔۔۔۔۔

پورے بال بکھر گئے تھے پسینے سے بھیگی۔۔۔۔۔ سرخ سرمئی آنکھوں میں  
غصہ لیے اسے آج شاید مارنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔  
اففف اتنا غصہ خونخوار شیرنی۔۔۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔۔۔

سنان اسکی حالت پر قہقہہ لگا کر ایک ہاتھ سے اسکے ہاتھ اور دوسرے سے  
پاؤں پکڑ لیے۔۔۔۔۔ جس وجہ سے وہ کوئی حرکت نہیں دے پارہی تھی اپنے  
ہاتھوں اور پاؤں کو۔۔۔۔۔ جب ایسا نا کر سکی تو اپنے وجود کو جھٹکے دیتی رونے  
لگی۔۔۔۔۔

پپ۔۔۔۔۔ پلینز چھوڑ دو۔۔۔ کافی کوشش کے بعد جب خود کو آزاد بنا کر واسکی  
تو تھک کر سسکتے بولی۔۔۔۔۔

اور سنان کو بھی شاید اس پر رحم آگیا تھا تبھی اسے آزاد کر دیا۔۔۔۔۔ ویسے بھی  
اب وہ خاموش لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

بیڈ پر پڑا اسکا نازک وجود مسلسل ہچکیوں کے زد میں تھا۔۔۔۔۔ ابھی وہ ہاتھ  
چھوڑ کر دور ہونے ہی والا تھا کہ وہ اٹھ کر اسکے شانوں پر جھپٹی۔۔۔۔۔ اور  
اپنے دانت اسکے کندھے پر گاڑ دیے۔۔۔۔۔

وہ اسکے حملے کے لیے تیار نہیں تھا اس لیے خود کو بچا ناسکا۔۔۔۔۔ اسکے ناخون اپنی  
گردن اور دانتوں کا تیز دباؤ محسوس کرتا لب بھینچ کر رہ گیا۔۔۔۔۔ اور وہ کسی  
چڑیلوں کی طرح اس پر چمٹی ہوئی تھی اور تیز سے اسے کاٹنے لگی اسکے سوائے  
کر بھی کیا سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔



اور سنان نے بھی کوئی چھڑوانے کی مزاحمت نہیں کی۔۔۔۔۔ الٹا اسکی کمر کے گرد دونوں ہاتھ باندھ کر اسے اور خود میں بھینچ لیا۔۔۔۔۔ یہ تو بچوں والی سزا تھی اسکے لیے۔۔۔۔۔ تبھی بھرپور انداز میں مسکراتا اسکے بالوں میں منہ چھپائے اسکی گردن کو لبوں سے چھونے لگا۔۔۔۔۔ اسکا چہرہ اتیز کاٹنے سے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

اسکی حرکت پر نینا کو جیسے کرنٹ سا لگا۔۔۔ وہ بدک کر اس سے پیچھے ہونے لگی۔۔۔۔۔ پر ایسا ناہوسکا سنان کے حصار کی وجہ سے۔۔۔۔۔

اسنے اسکے کندھے پر اپنے دانت اتنے تیز گاڑھے تھے کہ وہاں سے خون کی بوندیں نکل رہی تھی۔۔۔۔۔ گردن پر بھی ناخونوں سے وار کر کے خون نکال دیا تھا۔۔۔۔۔ اسے لگا وہ چیخے گا اسکی طرح روئے گا پر یہ تو اسکی سوچ کے بالکل الٹ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

سنان کی آنکھوں میں خمار سا پھیلنے لگا۔۔۔۔۔ اسکی خوشبو پر۔۔۔۔۔ نینا دیکھتے  
اسکی آنکھوں میں غصے کی جگہ پھر سے خوفزدہ ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

مم۔۔۔۔۔ مجھے چھ۔۔۔۔۔ چھوڑو۔۔۔۔۔ آواز بھی مشکل سے نکلی اسکی حلق سے  
۔۔۔۔۔ اور ہر اسماں ہوتی خشک ہونٹوں پر زبان پھیری۔۔۔۔۔

اچانک مار مارنے کی جگہ کمرے کا سارا ماحول بدل گیا۔۔۔۔۔ جو نینا کی ریڑھ کی  
ہڈی میں سرسراہٹ پھیلانے لگا۔۔۔۔۔

سنان کی بھوری آنکھیں اسکی سرمئی خوفزدہ آنکھوں سے ہوتی پھڑپھڑاتے  
ہونٹوں پر آئی۔۔۔۔۔ نینا کو اب حقیقت میں اپنی بے وقوفی کا احساس ہوا

۔۔۔۔۔

چھ۔۔۔۔۔ چھوڑو۔۔۔۔۔ اسکی نظروں سے گھبراتی روتے ہاتھوں میں چہرہ اچھپا  
گئی۔۔۔۔۔

سنان کی تیز دھڑکنیں خود میں محسوس کرتی وہ اور تیز رونے لگی۔۔۔۔ منہ  
 ویسے ہی چھپا ہوا تھا۔۔۔۔ بھاگنے مارنے کی باتیں دماغ سے کہیں غائب ہو گئی  
 تھی۔۔۔۔ اور سنان چاہتا ہی کیا تھا۔۔۔۔ اپنی بے ساختہ مسکراہٹ کو  
 روکے آہستہ سے اسے بیڈ پر لیٹایا۔۔۔۔ اس پر جھکنے کے انداز میں۔۔۔۔۔  
 اسنے جیسے اسے بیڈ پر لیٹایا۔۔۔۔ نینا اسکے ہاتھ جھٹکتی۔۔۔۔ کمبل سر تک  
 لے کر اندر گھس گئی۔۔۔۔

سنان کا دل کر رہا تھا زور زور سے قہقہے لگائے۔۔۔۔ مسکراہٹ روکنے کے  
 لیے اسنے اپنا نچلا لب دبا لیا۔۔۔۔

ایک نظر کمبل کے اندر کانپتے اسکے وجود پر ڈال کر ڈریسنگ آئینے کے سامنے گیا  
 مرر میں اپنے گردن اور کندھے کو دیکھا۔۔۔۔۔ اور مسکرا کر ہونٹوں کو  
 واٹو کی شپ میں دیکر اسکے بدلے کو داد دی۔۔۔۔۔

جہاں سے صرف گوشت کا ٹکرا ہی نکالنا باقی تھا۔۔۔۔۔ وہ بھی نکال کر کھا جاتی۔۔۔۔۔ بڑ بڑاتا۔۔۔۔۔ اسے صاف کر کے۔۔۔۔۔ آہستہ سے بغیر آواز کے دروازہ کھول کر باہر گیا۔۔۔۔۔ اور کچھ ہی دیر میں ٹرے میں اسکے لیے کھانا لیکر آیا۔۔۔۔۔ جس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔۔۔

ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر اسکے پاس بیٹھا۔۔۔۔۔ جس پر نینا اور سمٹ سی گئی کمبل میں۔۔۔۔۔

اٹھو میری شیرنی کھانا کھائو۔۔۔۔۔ ورنہ رات کو کوئی شک نہیں کہ میری گردن کو اپنی بھوک کا نشانہ بنائو۔۔۔۔۔ اسکی مسکراتی آواز اور کھانے کا سن کر نینا نے تھوڑا سا کمبل منہ سے ہٹایا۔۔۔۔۔ ایسا بھی نا کرتی اگر اسے شدید بھوک نا لگی ہوتی۔۔۔۔۔

اور پھر سنان کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ جو ٹرے اسکے سامنے رکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

سنان کی نظر جب اسکی طرف اٹھی تو نینا نے جلدی سے واپس کمبل ڈال دیا

-----

وہ سمجھ گیا تھا بھوک تو لگی ہے پر اس سے ڈر رہی ہے۔۔۔۔۔

چلو شہناش تم کھانا کھاؤ میں تب تک فریش ہو کر آتا ہوں۔۔۔۔۔ کہتا اٹھ کر  
باتھ روم میں چلا گیا۔۔۔۔۔ اسے کھانا سکون سے کھانے کے لیے چھوڑ کر

-----

نینا نے جب اسکی آواز سن کر باتھ روم کا دروازہ کھلتے اور بند ہونے کی آواز سنی  
تو آہستہ سے پھر کمبل سے سر نکالا۔۔۔۔۔ کہیں وہ جھوٹ تو نہیں بول رہا  
۔۔۔۔۔ پر وہ وہاں سچ میں نہیں تھا۔۔۔۔۔

اسکے آنے سے پہلے ہی وہ جلدی سے اٹھی اور تیزی سے تھوڑا سا کھا کر جس  
سے بھوک کی شدت ختم ہوئی تو ٹرے ٹیبل پر رکھ کر واپس کمبل میں گھس  
گئی۔۔۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد جسم میں تھوڑی سی جان آئی اور کپکپاہٹ بھی تھوڑی  
سے کم ہوئی تھی۔۔۔۔۔ اور ٹانگوں میں بھی جان واپس لوٹ آئی۔۔۔۔۔  
تو وہ ریلیکس ہو کر آنکھیں موند گئی۔۔۔۔۔

جیسے گہری نیند میں ہو۔۔۔۔۔

سنان نائٹ ریلیکس ڈریس میں باتھ روم سے باہر نکلا۔۔۔ ایک نظر نینا پر  
ڈال کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہیٹر کا ٹمپرچر لو کر کے وہ واپس بیڈ پر آیا  
۔۔۔۔۔ نینا شاید واپس سوچکی تھی۔۔۔۔۔ یا سونے کا نائٹ کر رہی تھی

۔۔۔۔۔

پر وہ بھی سنان تھا خوب سمجھ رہا تھا۔۔۔۔۔ مسکراہٹ رو کے خود پر کمبل  
ڈالے ہاتھ بڑاھ کر اسکی کمر سے پکڑ کر خود کے قریب کیا جس سے نینا کی پشت  
اسکے سینے سے لگی۔۔۔۔۔

نینا جو اپنے ساتھ اسکے ایک بیڈ پر سونے سے ہی شک میں اور ڈری ہوئی تھی  
 سنان کے ایسا کرنے پر شدید قسم کا جھٹکا سا لگا۔۔۔۔۔ آنکھیں حیرت سے  
 پھٹ گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ بوکھلائی کچھ کرتی اس سے پہلے ہی اپنے کان میں سنان کی سرگوشی پڑی  
 ۔۔۔۔۔

ششش۔۔۔۔۔ سو جاؤ بہت رات ہو گئی ہے۔۔ اور ہم بہت دور ہیں گھر سے  
 ۔۔۔ چڑیلیں بھی موجود ہیں باہر اگر تمہیں جاگتے دیکھا تو اللہ ہی خیر ہے  
 ۔۔۔۔۔ باقی کی لڑائی صبح کے لیے رکھو۔۔۔۔۔

اور ہاتھ اسکے گرد پھیلا کر اسے اپنے حصار میں لیے اپنے چوڑے سینے میں  
 چھپائے آنکھیں موند گیا۔۔۔۔۔ پر وہ بیچاری اسکی بھاری سرگوشی پر  
 سانسیں روکے آنکھیں میچی بغیر کسی مزاحمت کے پڑی تھی۔۔۔۔۔ اسکی  
 چڑیل والی بات پر ٹانگوں میں واپس کپکپاہٹ شروع ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔

پشت پر اسکی دھڑکنے محسوس کرتی۔۔۔۔۔ خوف سے انگلیاں دانتوں کے بیچ  
رکھ لی۔۔۔۔۔ اور ان پر اپنے دانتوں کا دباؤ دینے لگی۔۔۔۔۔ تکلیف سے  
آنکھوں میں آنسو آگئے۔۔۔۔۔

مزید تیز کپکپاہٹ ہوتی جب سنان کی بھاری ٹانگیں اسکی ٹانگوں کو چھپا گئی  
۔۔۔۔۔ اسنے آزاد کروانے کی کوشش کی پر کروانا سکی۔۔۔۔۔  
پھر ناجانے کب میچی میچی آنکھوں میں نیند آئی اسے خود پتانا لگا۔۔۔۔۔

\*\*\*\*\*\_\_\_\_\_

صبح سویرے اٹھتے وہ کسی کال کے آنے پہ باہر چلا گیا۔ جب واپس آیا تو کمرے  
کا دروازہ ہلکے سے کھولتے وہ کمرے میں داخل ہوا۔

وہ چلتا ہوا بیڈ کے قریب آیا۔۔۔۔۔ جہاں وہ میٹھی نیند کے مزے لے رہی  
تھی۔۔۔۔۔ پھر آہستہ سے پاس بیٹھ کر اسے دیکھتے جھکا اور چہرے پر پھونک  
ماری۔۔۔۔۔ جس سے نینا نے پلکوں میں جنبش دی۔۔۔۔۔





سنان اسکی نظریں سینے پر دیکھتا خود بھی اپنے سینے کو دیکھنے لگا۔

پھر اسے دیکھتے نینا کو دیکھا جو کنفیوز لگ رہی تھی۔۔۔۔

کچھ نہیں جان تم نے جو کاٹا تھا اسکے خون کے دھبے ہیں۔۔۔۔ وہ اسے خوفزدہ نہیں کرنا چاہتا تھا اپنا سینا دیکھائے۔۔۔۔

خیر یہ چھوڑو یہ بتاؤ میرے ساتھ رہنا چاہتی ہو یا نہیں۔۔۔۔ اسکے دونوں ہاتھوں کی نازک انگلیوں کو اپنی انگلیوں میں پھنسائے تکیے سے لگائیں۔۔۔۔

نینا ایسا کرنے پر بوکھلا سی گئی۔۔۔۔ اور چہرے پر گھبراہٹ کے آثار نمایاں ہونے لگے۔۔۔۔

پر واپس چلنے کا سنکر حیرت سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

پ۔۔۔ پاگل ہیں آ۔۔۔ آپ پہلے کہتے ہیں نہیں جج۔۔۔ جائیں گے  
۔۔۔ پھ۔۔۔ پھر کہتے ہیں چلے گے۔۔۔۔۔ وہ اپنی انگلیوں کو آزاد کروانے کی  
کوشش کرتی غصے سے بولی۔۔۔۔۔ اسکی ناک سرخ ہو گئی۔۔۔۔۔

سنان صبح صبح اسکایہ روپ دیکھ کر پہلے تو حیران ہوا پھر ہنس دیا۔۔۔۔۔

اففف۔۔۔ اتنی غصے والی ہو رہی ہو۔۔۔ ہنی میرے بچوں کا کیا بنے گا  
۔۔۔۔۔ وہ تو تم سے خوفزدہ رہیں گے۔۔۔۔۔ وہ کچھ فکر مندی اور  
شرارت سے اسکی سرخ چھوٹی سی ناک کو اپنی ناک سے مس کرتے بولا

۔۔۔۔۔

نینا کو تو حیرت کا جھٹکا سا لگا۔۔۔۔۔ بچوں کا لفظ سنکر۔۔۔۔۔

کک۔۔۔ کہاں ہے۔۔۔ ہیں آپکے بچے؟؟۔۔۔۔۔ وہ واپس جانے کا بھول کر  
اسے گھور کر پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

سنان نے پہلے اسکے پھٹی حیران آنکھوں میں دیکھا پھر جھک کر کان میں بولا

-----

ابھی ہیں تو نہیں پر انشا اللہ وہ وقت دور نہیں جب میری 3 سیٹیاں اور 3 بیٹے  
ہوں گے۔۔۔۔۔ سیٹیاں سب میری ہنی جیسی ہونگی اور بیٹے میرے  
جیسے۔۔۔۔۔ وہ کان میں سرگوشی کرتے اس پر اپنے لب رکھ لیے

-----

اتنے بچے۔۔۔۔۔ آ آپکے۔۔۔۔۔ وہ اسے پیچھے کرتی معصومیت اور  
حیریت سے چیخی۔۔۔۔۔

سنان اسکی حالت پر قہقہہ لگا اٹھا۔۔۔۔۔

کیوں کم ہیں۔۔۔۔۔ شرارت سے پوچھتا اسے اپنے حصار میں لیکر بیڈ پر  
لیٹ گیا۔۔۔۔۔



ہاں لیجاؤ نگا اگر تم نے میری بات مانی تو؟۔۔۔۔۔ وہ انگوٹھا اسکے کان پر پھیرتا  
کچھ گھمبیر آواز میں بولا۔۔۔۔۔

نینا کی جواسکی ہاں پر آنکھیں چمکی تھی پراسکی آواز اور حرکت گھبراگئی۔۔۔۔۔  
اور ہڑبڑا کر چہرا جھٹکنے لگی۔۔۔۔۔

کک۔۔۔۔۔ کونسی بات۔۔۔؟ وہ آنکھیں میچے اسکے انگلیوں کو گردن پر  
پھیرنے سے سانس روک کر خشک حلق سے بولی۔۔۔۔۔

اگر تم مجھے کس کرو گی تو میں تمہیں لے جاؤنگا سب کے پاس۔۔۔۔۔ اور  
زیادہ تنگ بھی نہیں کرونگا۔۔۔۔۔ وہ دونوں ہاتھوں سے گرفت کچھ  
مضبوط کر کے بولا۔۔۔۔۔

نن۔۔۔۔۔ نننیں۔۔۔۔۔ مم۔۔۔ میں ایساں۔۔۔ نہیں کرونگی۔۔۔۔۔ وہ  
ایک دم اسکی بات پر آنکھیں پھاڑے بولی۔۔۔۔۔

او کے کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔ پھر یہیں ہیں۔۔ ہمیشہ کے لیے میں اور تم  
۔۔۔ ہم دونوں ایک ساتھ پوری زندگی یہیں گذاریں گے اکیلے اکیلے چھ  
بچوں کے ساتھ۔۔ اور تم کبھی اپنے بھائی اور باپ کو دیکھ بھی نہیں سکو گی  
۔۔۔۔۔ وہ اسکا انکار سن کر اسے ایسے ہی ڈرانے لگا۔۔۔۔۔ اور وہ سچ میں  
آنکھوں میں آنسو لا کر بولی۔۔۔۔۔

کک۔۔۔ کیا کک۔۔۔ کچھ اور۔۔۔۔۔ مم۔۔۔ میرا مطلب یہیہ۔۔۔۔۔ یہ ننہیں  
۔۔۔۔۔ وہ ڈرتی اسکی باتوں پر دکھ سے بولی۔۔۔۔۔ اسکی جان اٹک گئی جب وہ  
ہمیشہ کے لیے بولا۔۔۔۔۔

نہیں کرنا تو یہی ہے۔۔۔ اب آگے تم جانو یا تمہارا مسئلہ۔۔۔۔۔ وہ بھی ضدی  
ہو کر بولا۔۔۔۔۔

آ۔۔۔ آپ بہت برے ہ۔۔۔ ہیں۔۔۔ وہ آنسو صاف کرتی بولی۔۔۔۔۔  
ہاں میری جان کہتی ہے۔۔۔۔۔

تو کیا کہتی ہو۔۔۔۔۔؟ جلدی بتاؤ پھر چلنا بھی ہے۔۔۔۔۔ وہ بے صبر ہوا

۔۔۔۔۔

پپل۔۔۔ اس کے لفظ ابھی نکلے نہیں تھے جب وہ پہلے بولا۔۔۔۔۔ صرف

جواب۔۔۔۔۔

نینا ایک بے بس نظر اس پر ڈالی جو منتظر تھا جواب کے۔۔۔۔۔

آ۔۔۔ آنکھیں۔۔۔۔۔ اسنے ہار مانتے ہوئے اسکی آنکھوں کی طرف اشارہ  
کیا۔۔۔۔۔ سنان نے پہلے تو بے یقینی سے دیکھا۔۔۔۔۔ پھر ایک دم خوش ہوتے  
آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔۔

نینا اسکا حصار توڑ کر اٹھ بیٹھی۔۔۔۔۔ جس پر سنان نے آنکھیں کھول دی

۔۔۔۔۔

پراسے قریب بیٹھا دیکھ پھر سے مسکرا دیا۔۔۔۔۔





یہ کیا تھا۔۔۔۔۔ اسکی آواز میں حیریت اور بے یقینی تھی۔۔۔۔۔

نینادھڑکتے دل اور شرم سے سرخ جھکے چہرے سے خشک اٹکتی آواز میں بولی

۔۔۔۔

کک۔۔۔۔۔ کس۔۔۔۔۔ سنان صدے میں اسکے چہرے کے رنگ اور لبوں پر

مسکان بھی محسوس نا کر پایا۔۔۔۔۔

اگر یہ تمہاری کس تھی تو بیٹھی رہو یہاں۔۔۔۔۔ وہ منہ بنا کر خفگی سے بولا

۔۔۔۔۔ نینا کو جیسے جھٹکا لگا۔۔۔۔۔

پپ۔۔۔۔۔ پر اپنے پر امس۔۔۔۔۔ وہ بھرائی آواز میں اسے یاد ڈلانے لگی۔۔۔۔۔

ہاں یاد ہے پر امس پر تم بھی کس کرونا کہ بچوں کی طرح میرے گال چومو۔

۔۔۔۔

وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔ نینا جواتنے میں ہی مر رہی تھی اسکی بات پر سمجھتی

-----

ن۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ کرتی نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے مجھے کیا۔۔۔۔۔ اٹھو فریش ہو جائو۔۔۔۔۔ وہ پھر چالا کی سے بے فکری

میں بولا۔۔۔۔۔ جیسے کہہ رہا ہو اس میں فائدہ تمہارا ہے مجھے کیا۔۔۔۔۔

وہ اٹھ کر جانے لگا جب پیچھے سے مجبور ہو کر نینا نے اسکی انگلیاں پکڑ لی

-----

وہ مسکراتا بغیر مڑے بولا۔۔۔۔۔

بولو۔۔۔؟ جب مدہم سی کانپتی آواز اسکے کان میں پڑی۔۔۔۔۔ آؤ۔۔۔۔۔

وہ بھی پھر خاموشی سے احسان کرنے والے انداز میں واپس بیٹھا۔۔۔۔ اور  
اسے اپنی لپس کی جانب اشارہ کیا۔۔۔۔ نینا سرخ چہرے سے سر جھکا گئی  
۔۔۔۔ آنکھیں۔۔۔۔؟ پھر بولی۔۔۔۔

کر لیں۔۔۔۔۔ اسنے آدھی آنکھیں بند کی۔۔۔۔

نینا نے ڈرتے ڈرتے سر اٹھایا۔۔۔۔ اور شرمائی سی مسکان ہونٹوں میں  
دبائے اسکی جانب کھسکی۔۔۔۔۔ سنان پلکوں کی لکیروں سے اسے دیکھ کر خود  
بھی مسکراہٹ کا گلا گھونٹ گیا۔۔۔۔۔

وہ قریب ہو کر شانوں سے اسکی شرٹ اپنی کانپتے لرزتی مٹھیوں میں پکڑ کر  
آنکھیں بند کر گئی۔۔۔۔۔

اور وہ سرشار سا ہو کر ایک ہاتھ سے اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا اور  
دوسرا اسکی کمر کو جکڑنے لگا۔۔۔۔۔

دونوں ایک دوسرے میں کھوسے گئے۔۔۔۔۔ اسکی بڑھتی شدتوں پر وہ اور مضبوطی سے اسکی شرٹ کو پکڑ گئی جب اچانک کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔۔۔ اور دونوں کو ایک دوسرے میں جکڑنے والا سحر سا ٹوٹا

-----

نینا اچانک آواز پر خوفزدہ سی ہوتی دھڑکتے دل کے ساتھ اسے پیچھے دھکیلتی بیڈ سے اتر کر بھاگی۔۔۔۔۔ جیسے چور کے پیچھے پولیس پڑی ہو۔۔۔۔۔ اور باتھ روم گھس کر دروازہ بند کرتی اسکے ساتھ فرش پر بیٹھتی کانپتی گھٹنوں میں سر دیکر منہ چھپا گئی۔۔۔۔۔ اسکا سارا وجود کانپ رہا تھا۔۔۔۔۔ دل تھا کہ جیسے باہر کو آ رہا تھا۔۔۔۔۔

جب پیچھے سے سنان کے بلند قہقہے سنائی دیے۔۔۔۔۔ وہ اور مضبوطی سے خود کو بھینچ گئی۔۔۔۔۔



نینا۔۔۔۔؟ اسکی پکار پر نینا بدک کر پیچھے ہوئی۔۔۔۔ اور کھڑی ہو کر پوچھنے لگی  
کائنیتی آواز میں۔۔۔۔

کک۔۔۔۔ کیا۔۔۔۔

چلنا نہیں کیا۔۔۔۔ وہ مسکراہٹ روکے سنجیدہ سا پوچھا۔۔۔۔

تج۔۔۔۔ چلنا ہے۔۔۔۔ وہ بھرائی آواز میں بولی۔۔۔۔

اب وہ اپنی مسکراہٹ بھی ناروک سکا۔۔۔۔ اور باتھ روم کا دروازہ کھول کر  
بغیر اسے خوفزدہ کیے ڈریس دیکر واپس دروازہ بند کر گیا۔۔۔۔ جلدی کرو  
لیٹ ہو جائیں گے۔۔۔۔ اور اپنا ڈریس جرسی اٹھا کر دوسرے روم میں  
چلا گیا فریش ہونے۔۔۔۔

نینا تو اس کے اچانک اندر آنے اور جانے پر جیسے شاک میں تھی۔۔۔۔ وہ تو بغیر  
اسے دیکھے چلا بھی گیا تھا پر نینا ابھی تک ہل نہیں پارہی تھی۔۔۔۔

جب دروازہ کھلنے کی آواز سنی تو ہوش میں آتے جلدی جلدی فریش ہوتی  
---- اسکا دیا ہوا ڈریس پہن کر باہر آئی۔۔۔۔۔ پر سنان ابھی وہاں نہیں تھا  
---- وہ بیڈ پر کوٹ دستانے اور نیچے بلیک لانگ بوٹ دیکھ کر حیران ہو گئی  
---- جب سنان کے لفظ یاد آئے۔۔۔۔۔ (ہم گھر سے بہت دور ہیں) اسکے  
دماغ میں الجھن ہونے لگی اور وہ چلتی کھڑکی کے طرف آئی۔۔۔۔۔

کھڑکی کھول کر اسکی نظریں جیسے نیچے زمین پر گرتی روئی نما برف پر پڑی تو  
اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہوا۔۔۔۔۔ وہ سب کچھ بھولا کر خوشی سے  
یا ہوووو کہتی چیخی۔۔۔۔۔

اور دروازے کی طرف دوڑ لگائی تو وہاں پر سنان کو پا کر خوشی سے منت  
سماجت کرنے لگی۔۔۔۔۔



پپ۔۔۔ پلیرم۔۔۔ مجھے نیچے جانے دیں پپ۔۔۔ پلیر۔۔۔۔۔ خوشی سے اسکا  
چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ وہ اپنی پسندیدہ چیزوں پر اتنی پاگل جنونی تھی کہ  
ننگے پاؤں بغیر دوپٹے اور بھیکے بالوں سے برف میں جانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

پپ۔۔۔ پلیر دیکھو م۔۔۔۔۔ مینے آ۔۔۔۔۔ آپکی بات مانی اب آپ جانے دیں  
۔۔۔۔۔ وہ اسے خاموش دیکھ پھر سے التجا کرنے لگی۔۔۔۔۔

نہیں ڈار لنگ تم نے ابھی باتھ لیا ہے تو بیمار ہو جائو گی۔۔۔۔۔ ہم نیکسٹ ٹائم  
انجوائے گرینگے۔۔۔۔۔ وہ اسے سہولت سے منا کرتا بازوؤں سے پکڑ کر  
ڈریسنگ مرر کے سامنے لایا۔۔۔۔۔ اور اسکے بالوں میں برش کرنے لگا  
۔۔۔۔۔

ن۔۔۔ نہیں ہوتی بب۔۔۔۔۔ بیمار مجھے جانا۔۔۔۔۔ وہ ضدی ہو کر بولی اور سر کو  
جھٹکے دیتی اسکے برش دیتے ہاتھوں کو ناکام کرنے لگی۔۔۔۔۔  
سنان اسے مسلسل ایسا کرتے دیکھ کچھ سخت آواز میں بولا۔۔۔۔۔

اگر اب تم نے سر ہلایا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔۔

نینا اپنی خواہش کے اتنے قریب آتے بغیر محسوس کیے جانے پر جیسے تڑپ ہی تو گئی تھی۔۔۔۔۔

آ۔۔۔ آپ سے برا ہے ب۔۔۔ بھی کوئی نہیں۔۔۔۔۔ وہ روتی آنکھیں مسلتی غصے اور ناراضگی سے بولی۔۔۔۔۔

پر کچھ اسکی سخت آواز پر خاموش اسے مرر میں دیکھتی آنسو بہانے لگی کہ شاید رحم آجائے۔۔۔۔۔ پر ایسا کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔۔۔

وہ بھی خاموش اس کے لمبے بالوں کو کلپ میں جکڑے۔۔۔۔۔ شانوں سے پکڑ کر بیڈ کے قریب لایا۔۔۔۔۔ نینا بھی نرم قالین پر پیرٹکنے کے انداز میں رکھتی ساتھ زبردستی آئی۔۔۔۔۔

اور سنان نے پہلے اسے سلیو لیس سوئٹر فرائ کے اوپر پہنا کر اور اس کے اوپر سے اوور کوٹ پہنایا۔۔۔ جس میں وہ بالکل چھپ گئی تھی۔۔۔۔۔ پر پھولے منہ

غصے سے کچھ بھی نابولی خاموش وہ جیسے کرتا گیا ویسے ہوتی گئی۔۔۔۔۔ البتہ ہاتھ اور نظروں کی حرکت میں شدید غصہ اور ناراضگی نمایا تھی۔۔۔۔۔ جس پر سنان زبردستی اپنی مسکراہٹ روکے رکھا تھا۔۔۔۔۔ وہ اسے ایسی کیوٹ لگ رہی تھی کہ دل کر رہا تھا۔۔۔۔۔ اسکے پھولے سرخ رخساروں کو چوم لے۔۔۔۔۔ پر ایسا نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔ پتا نہیں غصے میں کیا کرے

۔۔۔۔۔

اسکے گلابی چھوٹے ہاتھوں میں دستانے پہنائے تو اسنے غصے سے اپنے ہاتھ جھٹک لیے پر وہ بغیر دھیان دیے کچھ سختی سے پھر پکر کر پہنانے لگا۔۔۔۔۔ اور پھر اسکے سر پر ٹوپی پہنا کر اسے بیڈ پر بٹھایا اور بوٹ پہنانے لگا۔۔۔۔۔

نینا اسے اپنے ہر رویہ سے غصہ اور ناراضگی دیکھا رہی تھی۔۔۔۔۔ پر اس پر کوئی اثر نادیکھتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔۔

مجھے جانا ہے۔۔۔۔۔ زور زور سے زمین پر لانگ بوٹ میں مقید پاؤں مارتی  
بولی۔۔۔۔۔

پر سنان اسکی کاروائی پر بغیر دھیان دئے اپنے بازوؤں میں اٹھا کر روم سے نکلا  
۔۔۔۔۔

نن۔۔۔۔۔ نہیں جانا مجھے۔۔۔۔۔ چھوڑو۔۔۔۔۔ وہ بھی ہر کوشش ناکام دیکھ کر  
زور سے چیخی۔۔۔۔۔ تینوں ملازمہ کی نظریں کوٹ میں چھپی سنان کے بازوؤں  
میں جھٹکے دیتی نیچے اترنے کے لیے اس پر پڑی تو بے ساختہ مسکرا دیں  
۔۔۔۔۔

انہیں وہ کافی پسند آئی تھی اپنے سر کے لیے۔۔۔۔۔

جو تم چاہتی ہو وہ اس بار ناممکن ہے۔۔۔۔۔ وہ بھی کچھ تیز آواز میں بولتا اسے  
چپ کروا گیا۔۔۔۔۔ پر وہ مسلسل ہچکیاں دے رہی تھی۔۔۔۔۔ سنان نے

ایک گہرا سانس لیکر اسے چیئر پر بٹھایا اور اسکی ہچکیوں اور مزاحمت کی پرواہ کیے  
بغیر اسے ناشتا کروایا۔۔۔۔۔ جو اسنے ہر ہر نوالہ روتے کھایا۔۔۔۔۔

پھر اسے لیکر ڈرائنگ روم سے لیکر لائونج میں آیا۔۔۔۔۔ نینا کا روتا ہوا منہ  
کھل گیا گھر کو دیکھ کر۔۔۔۔۔

سنان کو اچانک موبائل اور گاڑی کی چابی یاد آئی تو وہ اسے صوفے پر بٹھا کر باہر  
نا جانے کی ہدایت دیتا اوپر جانے لگا۔۔۔۔۔

نینا ایک دم رونا بھول کر اسے جاتے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ اسکے کمرے میں قدم  
رکھتے ہی وہ اوور کوٹ جو بھاری تھا اتار کر پھینکتی داخلی دروازے کی سمت  
بھاگی۔۔۔۔۔

اور ایک نظر پیچھے مڑ کر دیکھا تو کوئی نہیں تھا۔۔۔۔۔ خوشی کی ایک لہر اسکے  
تن بدن میں دوڑی۔۔۔۔۔

ٹوپی اور سلیو لیس سوٹر پہنے باہر ٹھہر ٹھہراتی جسم کو سن کرنے والی برف میں  
بھاگتی جا کر گھٹنوں کے بل گری اور اوپر سے گرتی برف کو وہاں پر لیٹ کر  
محسوس کرنے لگی۔۔۔۔۔ وہ اس سہانے موقع سے پورا فائدہ اٹھانے لگی

۔۔۔۔۔

پھر خوشی سے اٹھی اور مٹھیاں بھر بھر خود کے اوپر ڈالنے لگی۔۔۔۔۔ یہاں  
تک کہ بلیک فرائڈ بھی سفید ہو گیا۔۔۔۔۔ ناک اور چہرہ اٹھنڈ سے سرخ نیلا  
ہونے لگا۔۔۔۔۔ ابھی اسے لمحہ بھی نہیں گزرا تھا کہ یہ حال تھا۔۔۔۔۔  
پر وہ اس سب کی پروا کیے بغیر برف سے کھیلتی رہی۔۔۔۔۔

سنان چابی اور موبائل لیکر سیڑھیاں اترتا نیچے آیا تو صوفے کے قریب نیچے  
پڑے اسکے اوپر کوٹ کو دیکھ وہ بھاگتا ہوا تیزی سے نیچے آیا اور اسے اٹھا کر  
ملازموں پر چیخا جس وہ سب ہڑبڑا گئی۔۔۔۔۔

س۔۔۔۔۔ سوری سر یہی تھی۔۔۔۔۔ کہتی سر جھکا گئی۔۔۔۔۔

یہاں کیوں کھڑی ہو جائو سو سٹراور شال لیکر آؤ۔۔۔۔۔ وہ دھاڑا تو تینوں ہڑ بڑا  
کراو پر کو بھاگی۔۔۔۔۔

اور سنان وہ کوٹ اٹھائے باہر بھاگا۔۔۔۔۔ وہ کیسے بھول گیا کہ وہ کتنی ضدی  
ہے۔۔۔۔۔

وہ جیسے باہر لان میں آیا تو سامنے ہی وہ برف پر بیٹھی اس سے کھیل رہی تھی  
۔۔۔۔۔ اور شاید خوش سے چیخ بھی رہی تھی۔۔۔۔۔ نیلی پڑتی۔۔۔۔۔

اسکا ہاتھ خود بے خود بل پڑے ماتھے پر گیا۔۔۔۔۔ اور دوڑ کر اس تک پہنچا  
۔۔۔۔۔

کبھی نہیں سدھر سکتی۔۔۔۔۔ میں نے کہاں تھا نا کہ مت جانا باہر اب اپنا  
حال دیکھو۔۔۔۔۔ غصے میں بولتا اسکے کانپتے خٹھنڈے وجود کو باہوں میں  
بھر کر وہاں سے گاڑی کی طرف بھاگا۔۔۔۔۔ وہ کلفی کی طرح بن گئی تھی  
ایک منٹ میں اسکا یہ حال تھا۔۔۔۔۔ کہ کوئی مزاحمت نہیں کر پار ہی تھی

----- شاید وہ سنان کے منا کرنے سے اس حد تک چلی گئی تھی ضد میں

-----

گاڑی کی چابی ملازمہ کو دی تو اس نے جلدی سے دروازہ کھولا وہ خود بو کھلائی ہوئی  
تھیں۔۔۔۔۔ سنان نے اسے اندر فرنٹ سیٹ پر ڈال کر ملازموں سے دو شال  
اور سوئٹرز لیکر خود دوسری طرف سے آیا۔۔۔۔۔

نینا ایسے ہی پڑی تھی سیٹ پر۔۔۔۔۔ سنان نے ہیٹر چلایا اور دونوں طرف  
دروازے بند کیے۔۔۔۔۔ ملازموں کو اسے جانے کا بول دیا تھا۔۔۔۔۔

اسکے ہاتھوں سے دستانے اتار کر اپنے ہاتھوں میں اسکے ٹھنڈے ہاتھوں کو کچھ  
دیر رکھا۔۔۔۔۔ اور پھر دوسرے پہنا کر اسے تین موٹے سوئٹرز پہنائے اور  
اوپر اوپر کوٹ پہنایا اسکے گرد ڈبل شال اوڑھ لیں۔۔۔۔۔ شال میں چھپے اسکے  
ماتھے پر اپنے لب رکھ دئے۔۔۔۔۔



جان نکال دیتی ہو۔۔۔۔۔ بد تمیز لڑکی۔۔۔۔۔ اسکے گالوں چھو کر اسکے  
بھالو نماسر کو اپنے کندھے پر ٹکائے گاڑی اسٹارٹ کر دی ا  
وروہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔

جاری ہے

